حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ

"تفسیر اور مفسر"

چند قابل اصلاح باتیں

گزشتہ شمارہ میں "تفسیر اور مفسر" کے عنوان سے پروفیسر ڈاکٹر محمد امین صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں شامل بعض باتوں سے اتفاق ممکن نہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اہل علم ہمارے رسالہ کو ناقدانہ نظر سے پڑھتے ہیں، ہمارے نہایت ہی محترم بزرگ اور متبحر عالم دین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ نے ڈاکٹر صاحب کی بعض قابل اعتراض باتوں کی اصلاح فرمائی ہے جو ہدیہ قارئین ہے ہم حضرت قاضی صاحب کے ممنون ہیں جنھوں نے توجہ فرما کر ہماری اور قارئین کی اصلاح فرمائی جزاک اللہ (ادارہ)

ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان جون 1991ء صفحہ 29 میں ایک پروفیسر صاحب کا مضمون "تفسیر اور مفسر" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو قابل اصلاح ہیں جیسا کہ

الف۔ زمانہ عنبر شمامہ میں تفسیر کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔" یہ قابل غور ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قرآن عزیز کی تفسیر فرمائی بلکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی درخواست پر سورہ فاتحہ کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اسی طرح

ب۔ مفسرین صحابہ کرام کی تعداد دس نہیں بلکہ اس سے زیادہ ہے۔ پہلی اور دوسری صدی ہجری میں مفسرین قرآن عزیز کی تعداد (34) بتائی گئی ہے۔ اسی طرح پہلی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اور جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد (م102ھ) نے بھی باقاعدہ تفسیر قرآن کریم مرتب فرمائی۔

ج۔ سب سے زیادہ قابل اصلاح مقالہ نگار کا یہ تجزیہ کہ:۔

بالعموم تفسیر کے دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔ تفسیر بالروایت اور تفسیر بالرائے ہے۔ اسلئے کہ تفسیر بالرائے تو متعارف اور متبادر معنی میں حرام ہے۔ بلکہ حسب ارشاد

من نزل القرآن علی قلبہ صلی اللہ علیہ وسلم

"۔ من فسر القرآن برایہ فلیتبوء مقعدہ من النار۔"

قابل قبول نہیں بلکہ خطرناک ہے ۔ البتہ تجزیہ یوں کیا جاسکتا ہے۔ کہ تفسیر کی دو قسمیں ہیں ایک تو تفسیر بالماثور اور ایک تفسیر بالدرایۃ یا بالتاویل۔ اسی طرح

د۔ تفسیر طنطاوی ایک خاص موضوع کے لحاظ سے مفید ہے مگر اسے تفسیر القرآن نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ اسطرح کی تنقیح اور تشریح سے قرآن عزیز نے منع کرتے ہوئے فرمایا؛

ویسئلونک عن الاھلتہ قل ھی مواقیت للناس والحج (الائیہ)

ھ۔ اسی طرح علامہ عنایت اللہ المشرقی کی مرتبہ کتاب تذکرہ کو تفسیر نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ اس کے کافی مقامات اسلامی تعلیمات سے ٹکراتے ہیں۔ علامہ عنایت اللہ المشرقی کو عربی زبان پر کافی عبور تھا۔ مگر قرآن فہمی کے لئے صرف عربی زبان کا جاننا کافی نہیں۔ مفسر القرآن کے لئے کئی علوم کے علاوہ تزکیہ باطن بھی ضروری ہے۔ لایمسہ الاالمطہرون میں اس کو بیان فرمایا اسلئے کہ قرآن سمعی بصری کتاب نہیں بلکہ اس کا نزول تو قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا ہے۔ فانہ نزلہ علی قلبک (سورہ بقرہ و سورہ الشعراء) یہی حال ابوالاعلی مودودی صاحب کی مرتبہ

(بقیہ ۳۲ پر)